منافذِ معتادہ (کان، ناک، آنکھ وغیرہ) میں دوا ڈالنے اور انجکشن لگانے سے روزے کا حکم!

ادارہ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

۱:- کیا روزے کے دوران شوگر چیک کرنے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

۲:- کیا روزے کے دوران انسولین کا انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

۳:- کیا روزے کے دوران گلوکوز کا انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

۴:- کیا روزے کے دوران کان کے ڈراپ، ناک میں اسپرے اور آنکھوں کے قطرے استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹتا ہے؟

۵:- روزے کے دوران اگر شوگر کم یا زیادہ ہونے کی صورت میں روزہ توڑا جائے تو کفارہ یا قضا کیا ہوگا؟ (ایک روزہ یا ساٹھ روزے؟)

۶:- کیا حاملہ خواتین اور دودھ پلانے والی عورتیں روزہ رکھ سکتی ہیں؟

سائل: فرخ، بقائی ڈائی بیٹک، کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

۱:- شوگر کے مریض کے لیے روزہ کے دوران جسم سے خون نکال کر ٹیسٹ کروانا جائز ہے، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوگا، کیونکہ ٹیسٹ کے لیے جسم سے خون نکالا جاتا ہے، منفذ (قدرتی راستے) سے جسم

میں کوئی چیز داخل نہیں کی جاتی اور خون نکلنے یا نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ''فتاویٰ عالمگیری'' میں ہے:

''ولابأس بالحجامة إن أمن علی نفسه الضعف، أما إذا خاف فإنهٗ يكره وينبغي لهٗ أن يؤخر إلٰی وقت الغروب وذكر شيخ الإسلام شرط الكراهة ضعف يحتاج فيه إلی الفطر، والفصد نظير الحجامة.'' (فتاویٰ عالمگیری، ج:۱،ص:۱۹۹، ط:رشیدیہ)

''النہرالفائق'' میں ہے:

''(أو احتجم) لما أخرجه البخاري أنهٗ عليه السلام احتجم وهو صائم.''
(النہرالفائق، ج:۲،ص:۱۶، ط: دارالکتب العلمیہ)

۳،۲:- انسولین چونکہ کھال میں لگانے کا انجکشن ہے اور روزہ کی حالت میں گوشت میں انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، اس لیے روزہ کی حالت میں انسولین لگانے میں کوئی قباحت نہیں۔ اسی طرح گلوکوز کا انجکشن لگانا روزہ کو فاسد نہیں کرتا، البتہ گلوکوز کا انجکشن بلاضرورت طاقت کے لیے چڑھانا مکروہ ہے۔ ''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''لأنهٗ أثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ للاتفاق علی أن من اغتسل فی ماء فوجد بردهٗ فی باطنه أنه لايفطر.''
(فتاویٰ شامی، ج:۲،ص:۳۹۵، ط:سعید)

وفیہ ایضاً:

''وإنما كره الإمام الدخول فی الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر فی إقامة العبادة لأنه مفطر.'' (فتاویٰ شامی، ج:۲،ص:۳۹۶، ط:سعید)

۴:- کان میں دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، فقہاء کرام کی تصریحات کے مطابق کان میں ڈالی ہوئی دوا دماغ میں براہِ راست یا بابواسطہ معدہ میں پہنچ جاتی ہے، جس سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔ ''بدائع الصنائع'' میں ہے:

''وما وصل إلی الجوف أو إلی الدماغ عن المخارق الأصلية كالأنف والأذن والدبر بأن استعط أو احتقن أو أقطر فی أذنه فوصل إلی الجوف أو إلی الدماغ فسد صومهٗ، أما إذا وصل إلی الجوف فلاشک فيه، لوجود الأكل من حيث الصورة، وكذا إذا وصل إلی الدماغ لأنهٗ له منفذ إلی الجوف، فكان بمنزلة زاوية من زوايا الجوف.'' (بدائع الصنائع، ج:۲،ص:۹۳، ط: دارالکتب العلمیہ)

''فتاویٰ شامی'' میں ہے:

''والتحقيق أن بين جوف الرأس وجوف المعدة منفذاً أصلياً، فما وصل إلٰی

جوف الرأس يصل إلىٰ جوف البطن.‘‘ (فتاویٰ شامی، ج:۲،ص:۴۰۳، ط:سعید)

اسی طرح ناک میں اسپرے کرنے سے اور تر دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے، البتہ اگر اتنی کم مقدار میں اسپرے کی جائے جس سے یقینی طور پر دوا اندر جانے کا خدشہ نہ ہو، بلکہ دوا ناک میں ہی رہ جاتی ہے تو ایسی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہوگا۔

’’فتاویٰ شامی‘‘ میں ہے:

’’أو احتقن أو استعط فی أنفہٖ شیئًا .... قضی فقط .... (الرد) قلت: ولم يقيدوا الاحتقان والاستعاط والإقطار بالوصول إلی الجوف لظهورہٖ فیها وإلا فلابد منه حتی لو بقي السعوط فی الأنف ولم یصل إلی الرأس لایفطر.‘‘

(فتاویٰ شامی، ج:۲،ص:۴۰۲، ط:سعید)

’’المحیط البرہانی‘‘ میں ہے:

’’وإذا استعط أو أقطر فی أذنہٖ إن کان شیئًا یتعلق بہٖ صلاح البدن نحو الدهن والدواء یفسد صومہٗ من غیر کفارة وإن کان شیئًا لایتعلق بہٖ صلاح البدن کالماء قال مشایخنا: ینبغی أن لایفسد صومہٗ إلا أن محمدا رحمه اللّٰه تعالیٰ لم یفصل بینما یتعلق بہٖ صلاح البدن وبینما لایتعلق.‘‘

(المحیط البرہانی، ج:۲،ص:۳۸۳، ط:دار الکتب العلمیہ)

البتہ کان اور ناک میں دوا ڈالنے کی صورت میں اگر روزہ فاسد ہوجاتا ہے تو صرف قضاء لازم ہوگی، کفارہ نہیں، جیسا کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا۔ روزہ کی حالت میں آنکھ میں قطرے ڈالنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، اگرچہ روزہ دار اس دوا یا قطروں کا ذائقہ حلق میں محسوس کرے۔ ’’فتاویٰ تاتارخانیہ‘‘ میں ہے:

’’وإذا اکتحل أو أقطر بشیئ من الدواء فی عینیه لایفسد الصوم عندنا.‘‘

(فتاویٰ تاتارخانیہ، ج:۲،ص:۳۶۶، ط:ادارۃ القرآن)

’’الفقہ الاسلامی وادلتہ‘‘ میں ہے:

’’مالایفسد الصوم عند الحنفیة.......۳-القطرة أو الاکتحال فی العین ولو وجد الصائم الطعم أو الأثر فی حلقہٖ لأن النبي صلی اللّٰه علیه وسلم اکتحل فی رمضان وهو صائم.‘‘ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج:۳،ص:۱۷۱۰، ط:دار الفکر)

۵:- روزہ کے دوران اگر شوگر کم یا زیادہ ہونے کی وجہ سے روزہ توڑ دیا تو ایسی صورت میں صرف قضاء لازم ہوگی، کفارہ نہیں۔

’’فتاویٰ شامی‘‘ میں ہے:

’’(أو لمريض خاف الزيادة) لمرضہٖ وصحيح خاف المرض .... (الفطر) يوم العذر إلا السفر كما سيجيء (وقضوا) لزوما (ماقدروا بلافدية).‘‘

(فتاویٰ شامی، ج:۲،ص:۴۲۳، ط:سعید)

’’فتاویٰ عالمگیری‘‘ میں ہے:

’’(ومنها المرض) المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع وإن خاف زيادة العلة وامتدادها فكذٰلک عندنا وعليه القضاء إذا أفطر ، كذا في المحيط.‘‘ (فتاویٰ عالمگیری، ج:۱،ص:۲۰۷، ط:دارالفکر)

۶:- حاملہ اور مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) پر بھی روزہ رکھنا فرض ہے، روزہ رکھ سکتی ہیں، البتہ اگر حاملہ یا مرضعہ کو اگر کوئی ایسی نوبت پیش آجائے کہ اس سے اپنی جان یا بچے کی جان کا ڈر ہے تو روزہ توڑنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ بہتر ہے۔ الغرض روزہ رکھیں، دودھ پلانے یا کسی اور عذر سے روزہ نہ رکھ سکیں تو آئندہ قضاء لازم ہے۔

’’فتاویٰ تاتارخانیہ‘‘ میں ہے:

’’(وللحامل والمرضع إذا خافتا على الولد أو النفس) أی لهما الفطر دفعاً للحرج ولقولہٖ عليه السلام إن اللّٰه وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلاة وعن الحامل والمرضع الصوم.‘‘ (فتاویٰ تاتارخانیہ، ج:۲،ص:۳۸۴، ط:ادارۃ القرآن)

واضح رہے کہ روزے کے دوران بچوں کو دودھ پلانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ دودھ پلانے سے کوئی چیز اندر نہیں جاتی، بلکہ باہر آتی ہے، باہر آنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

’’البحر الرائق‘‘ میں ہے:

’’لقولہٖ عليه السلام: الفطر مما دخل وليس مما خرج، رواه أبو يعلٰى في مسندہٖ.‘‘ (البحر الرائق، ج:۲،ص:۲۷۸، ط:سعید)

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	کتبہ
ابوبکر سعید الرحمٰن	محمد انعام الحق	محمد شفیق عارف	محمد یوسف
			تخصص فقہِ اسلامی

جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....